حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ

طوفانِ نوح

The Great Deluge

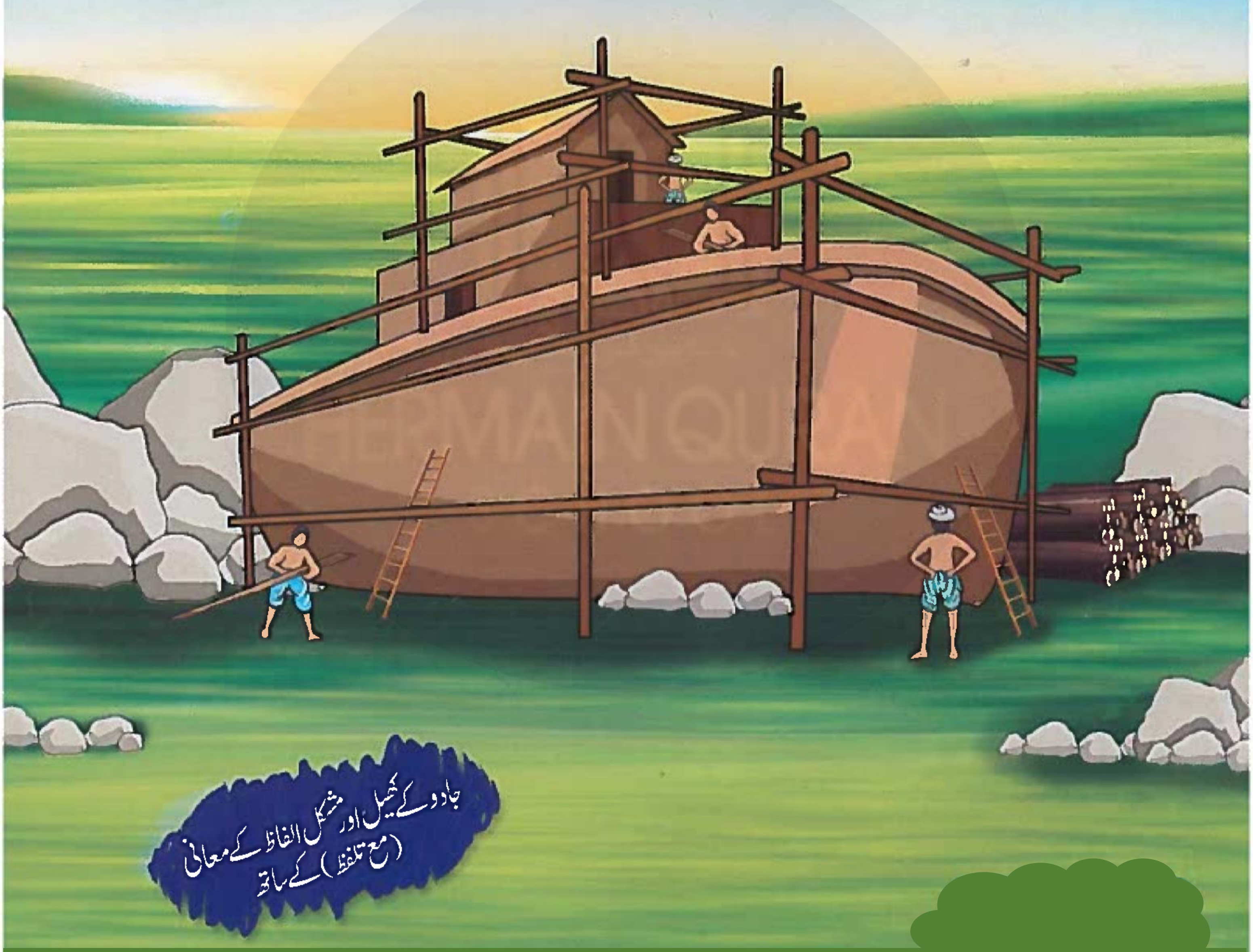

HermainQuranSchool@gmail.com HermainQuranSchool +923187782560 Hermain Quran School

طوفانِ نوح

ہر دور میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے اپنے پیغمبر بھیجے ہیں۔ جب حضرت محمد ﷺ نے بنی نوعِ انسان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام مکمل شکل میں پہنچا دیا تو پیغمبروں کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اب روزِ قیامت تک کوئی اور پیغمبر نہیں آئے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام حضرت محمد ﷺ سے پہلے تشریف لانے والے ممتاز ترین پیغمبروں میں سے ایک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو طویل عمر عطا کی اور آپ ساڑھے نو سو سال تک اللہ کے پیغام کی تبلیغ کرتے رہے۔ لیکن افسوس محض چند لوگ ہی آپ کے الفاظ کی حقانیت اور صداقت پر ایمان لائے۔

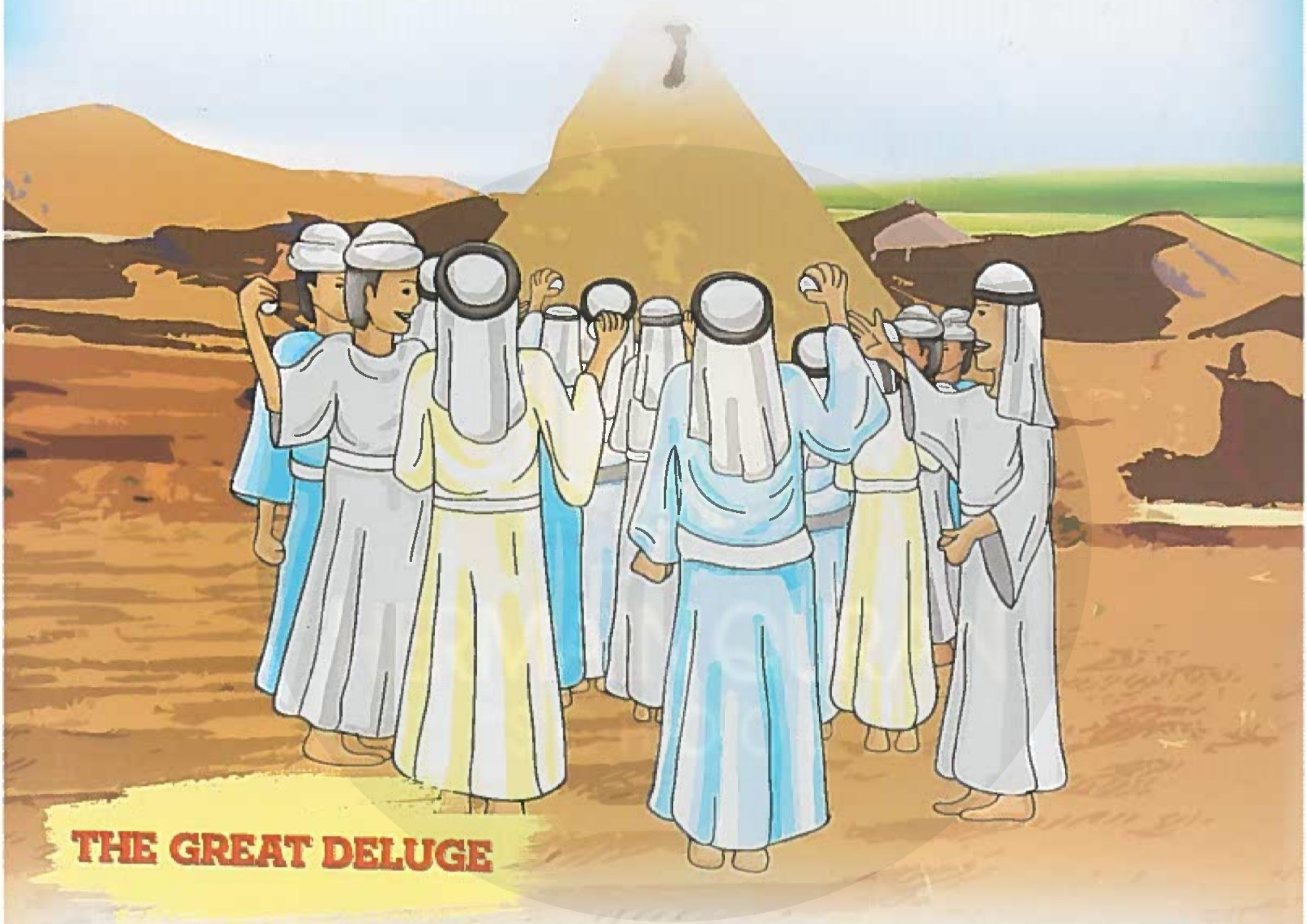

THE GREAT DELUGE

In every age, Allah Almighty has sent His prophets to show people the right path. The line of prophets ended when Hazrat Muhammad (ﷺ) conveyed Allah's complete message to humanity. No prophet shall come now till the Day of Judgment.

Hazrat Nooh (علیہ السلام) is among the most prominent prophets to come before Hazrat Muhammad (ﷺ). Allah Almighty granted him a long life and he continued to preach Allah's message for nine hundred and fifty years but alas, only a few people believed in the authenticity and veracity of his words.

آپ کی باقی ماندہ قوم سرکشی وسیاہ کاری پر کاربند رہی۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام کو ہر ممکن طریقے سے ایذائیں دیتے، آپ کو زدوکوب کرتے، آپ پر پتھر پھینکتے، آپ پر زبان درازی کرتے اور ہر ممکنہ طریقے سے آپ کو بدسلوکی کا نشانہ بناتے۔

بالآخر اللہ کا غضب اس کے رحم پر غالب آ گیا۔ اس نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایک وسیع وعریض کشتی تیار کی جائے کیونکہ اس کا قہر ایک عظیم طوفان کی شکل میں دنیا پر نازل ہونے والا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کام شروع کر دیا۔ آپ کے دو بیٹوں اور دو کاریگروں نے اس کام میں آپ کا ہاتھ بٹایا۔ کافروں نے آپ کا مذاق اڑایا اور بولے۔ ''تم خشکی پر بیٹھے کشتی بنا رہے ہو۔ تم اسے چلاؤ گے کہاں؟ کیا تم نے تبلیغ چھوڑ دی ہے اور بڑھئی کا پیشہ اختیار کر لیا ہے؟'' حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے طعن وطنز کو نظر انداز کر دیا اور جتنا جلد ممکن ہوا، کشتی مکمل کر لی۔

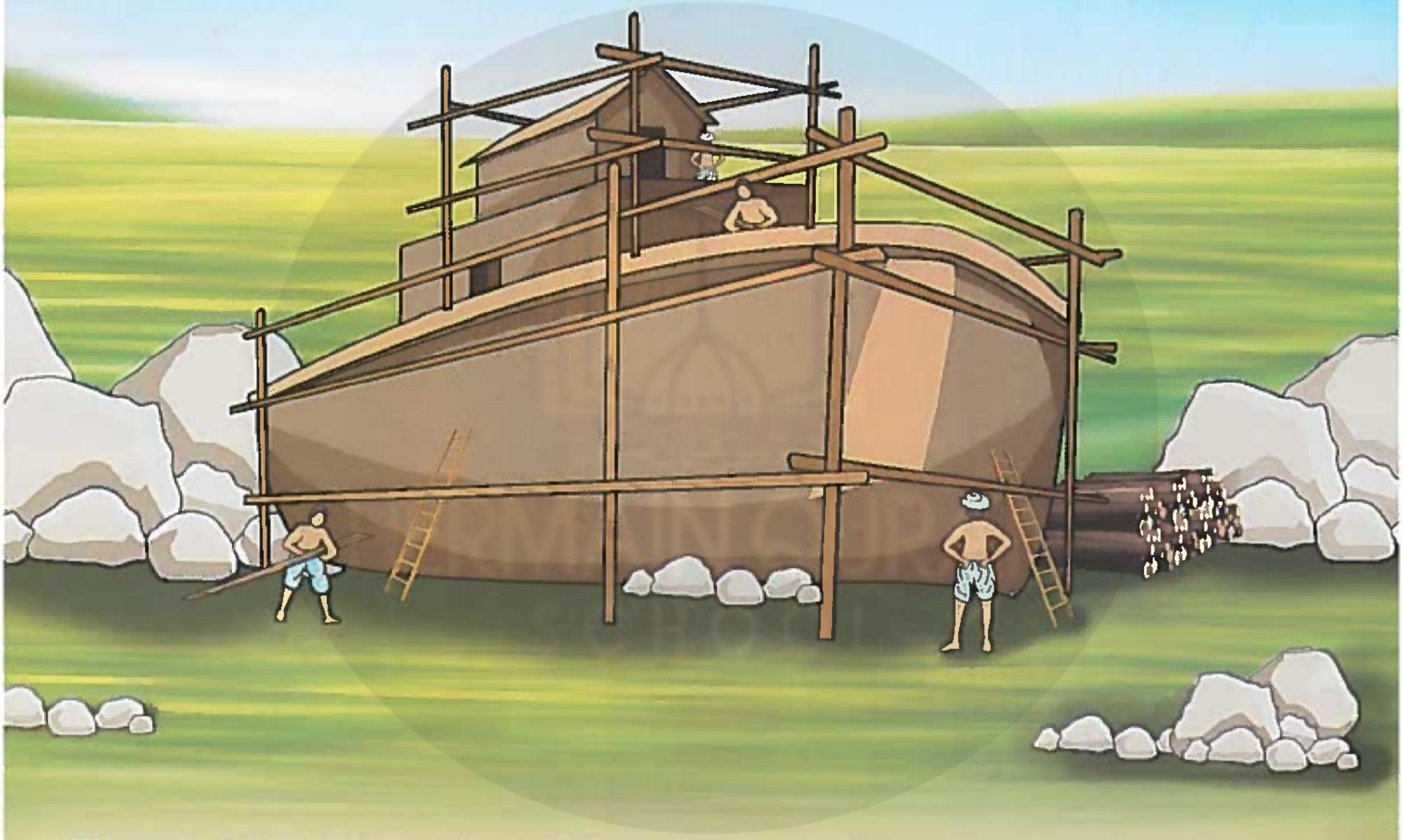

The rest of his people remained defiant and sinful. They used to torture Hazrat Nooh (عليه السلام) in every way they could. They beat him up; threw stones at him; called him names and abused him every which way.

At last, Allah's wrath overcame His mercy. He ordered Hazrat Nooh (عليه السلام) to make a large ship, as His wrath was about to descend upon the world in the form of a great deluge. Hazrat Nooh (عليه السلام) began the work. Two of his sons and two workmen assisted him in this task. The non-believers made fun of him and said, "You are making a ship in the middle of dry land. Where would you sail it? Have you given up your preaching and picked up the profession of carpentry?" Hazrat Nooh (عليه السلام) ignored their taunts and completed the ship as soon as was possible.

جب کشتی مکمل ہوگئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ روئے زمین پر موجود تمام جانوروں اور پرندوں کا ایک ایک جوڑا لیں اور انہیں کشتی میں داخل کر دیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی آواز پر روئے زمین کی ہر جاندار شے کا ایک ایک جوڑا آیا اور کشتی میں داخل ہو گیا۔ درندے، مویشی، رینگنے والے جانور اور حشرات، کوئی باقی نہ رہا۔ ایسا زندگی کے ان مختلف نمونوں کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا گیا جو نزدیک آتے عذاب میں اپنے بل بوتے پر زندگی برقرار نہیں رکھ سکتے تھے۔

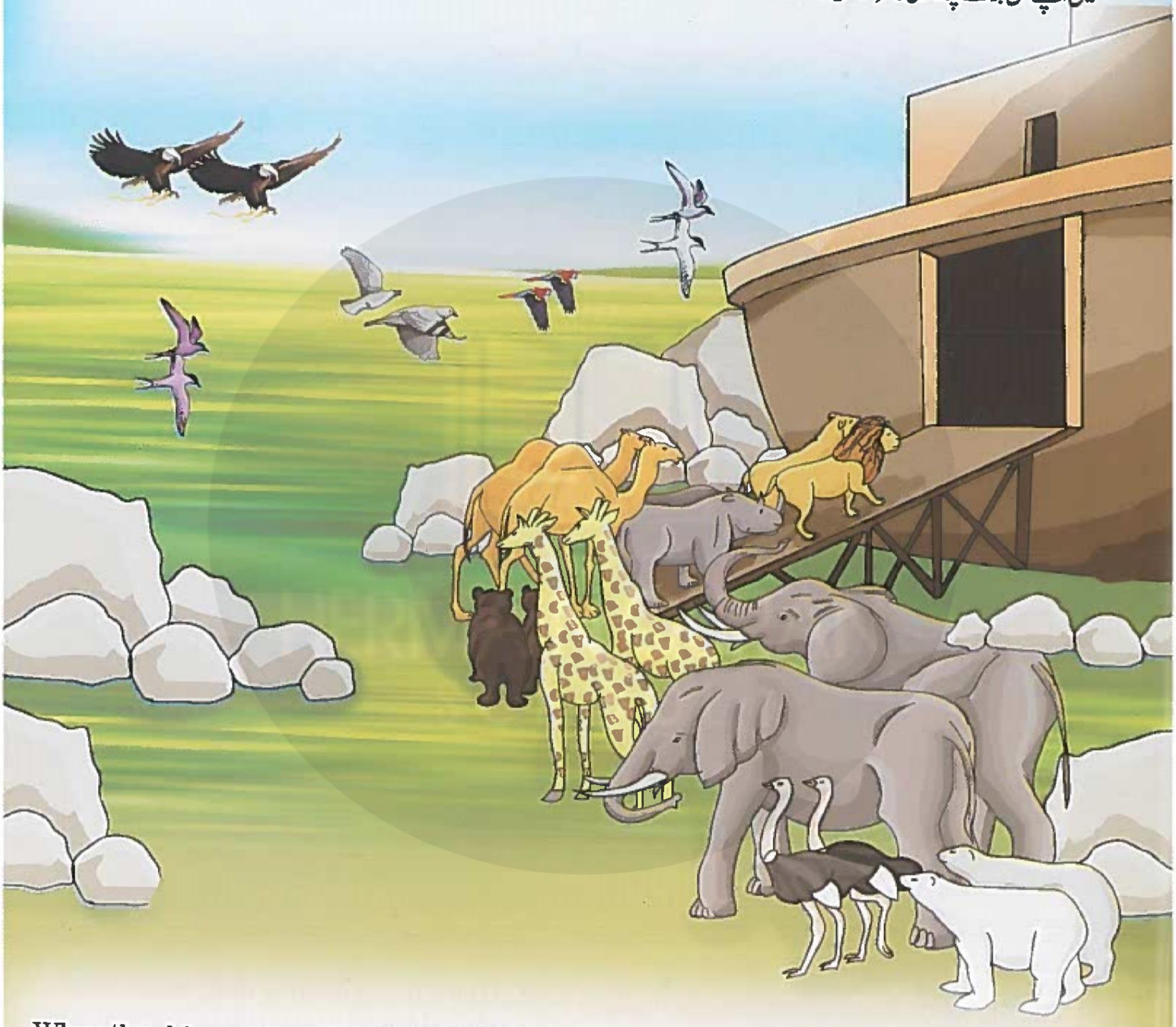

When the ship was completed, Allah Almighty commanded Hazrat Nooh (علیہ السلام) to take a pair of every animal and bird on earth and lodge them in the ship. At Hazrat Nooh's (علیہ السلام) call, a pair of every living thing on earth came and entered the ship. The beasts, the cattle, the reptiles and the insects, none remained. This was done to preserve the various forms of life which could not survive the nearing ordeal on their own.

یومِ حساب آ پہنچا۔ آنے والی تباہی کی پہلی نشانی کے طور پر ایک نانبائی کے تنور سے پانی جاری ہوگیا۔ یہ دیکھ کر حضرت نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت کشتی میں داخل ہوگئے۔

کشتی کی تین منزلیں تھیں۔ سب سے زیریں منزل کو چوپایوں اور درندوں کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ وسطی منزل پرندوں اور دیگر جانوروں کو دی گئی تھی جبکہ سب سے اوپر والی منزل میں انسان مقیم تھے۔

The day of reckoning arrived. As the first sign of the coming destruction, water began to flow out of the oven of a baker. Seeing this, Hazrat Nooh (علیہ السلام) entered the ship with his followers.

The ship contained three levels. The lowest level was reserved for quadruped animals and beasts. The middle level was allotted to the birds and other animals while the upper level was taken up by humans.

جب ہر وہ جاندار جسے محفوظ رکھنا مقصود تھا، کشتی میں داخل ہو گیا تو گھنے سیاہ بادل آسمان پر جمع ہونے لگے۔ ہر طرف اندھیرا پھیل گیا۔ پھر بارش یوں برسنے لگی جیسے کسی نے آسمان کے دروازے کھول دیئے ہوں۔

اب کافروں کو احساس ہوا کہ اللہ کے جس عذاب کے بارے میں حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ بات کیا کرتے تھے، آن پہنچا ہے۔ انہیں احساس ہو گیا کہ اب ان کے پاس کوئی جائے فرار نہیں بچی۔ انہیں احساس ہو گیا کہ تباہی ان کا مقدر بن گئی ہے۔ انہوں نے بلند مقامات اور چھوٹی موٹی کشتیوں میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کی مگر گرجتے ہوئے دھارے سب کو بہا لے گئے۔

When everyone who was meant to be saved had entered the ship, dark clouds began to gather on the sky. Darkness spread everywhere. Then the rain began to come down as if somebody has opened the doors of heaven.

Now the non-believers realized that the wrath of Allah, of which Hażrat Nooh (علیہ السلام) always spoke, has arrived. They realized that they have nowhere to run. They realized that they are doomed. They tried to take shelter on high places and in boats but all were swept away in the roaring torrents.

حضرت نوح علیہ السلام کا ایک نافرمان بیٹا بھی ان میں شامل تھا۔ آخری لمحات میں حضرت نوح علیہ السلام نے اس سے کہا کہ وہ بھی کشتی پر آ جائے اور خود کو بچا لے لیکن اس نے اب بھی انکار کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ کسی پہاڑ پر چڑھ جائے گا اور خود کو بچا لے گا۔ دوسروں کے ساتھ وہ بھی ڈوب کر ہلاک ہوا اور ثابت کر گیا کہ اللہ کے پیغمبر کا بیٹا ہونے سے اللہ کے غضب سے تحفظ نہیں مل جاتا۔ صرف آپ کا ایمان اور آپ کے نیک اعمال ہی اللہ کے رحم اور رحمت کا وسیلہ بن سکتے ہیں۔

A disobedient son of Hazrat Nooh's (علیہ السلام) was also among them. In the final moments Hazrat Nooh (علیہ السلام) asked him to come on the ship and save himself but he still refused. He thought that he would climb a mountain and save himself. He too was drowned with others, thus proving that being the son of a prophet of Allah is not a protection against Allah's wrath. Only your faith and your good deeds can earn Allah's mercy and blessing.

بارش چالیس دن اور چالیس رات برستی رہی۔ جہاں تک نظر جاتی تھی، ہر شے پانی سے ڈھکی ہوئی تھی۔ پہلے نشیب پانی سے بھرے پھر بہہ کر چشموں، جھیلوں، ندیوں، دریاؤں، بحیروں اور بحروں میں شامل ہونے لگے۔ پانی کی سطح بلند ہوتی گئی۔ بلند ترین پہاڑی چوٹیاں بھی پانی میں غرق ہو گئیں۔ پوری دنیا ایک بہت بڑا سمندر بن گئی۔ واحد جائے پناہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تھی، اور خشکی کی زندگی کے نمونے محض یہیں پر باقی بچے تھے۔

The rain continued for forty days and forty nights. Far as eye could see, everything was covered in water. First the lower places filled up with water; then they began pouring into springs, lakes, streams, rivers, seas and oceans. The level of water continued to rise. Even the highest peaks were submerged. The whole world was turned into one big ocean. The only safe haven was Hazrat Nooh's (علیہ السلام) ship, and those aboard it were all that was left of life of dry land.

چالیس دن کے بعد بارش تھم گئی۔ پانی پیچھے ہٹنے لگا۔ بالآخر اللہ کے حکم پر کشتی کوہِ جودی پر رک گئی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ آج کے ترکی میں واقع ہے۔ یہ ایک خوابیدہ آتش فشاں ہے اور آج کل اسے کوہِ ارارات کا نام دیا جاتا ہے۔

طوفانِ نوح کی کہانی ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جہاں رحمٰن اور رحیم ہے، وہیں جبار اور قہار بھی ہے۔ ہمیں ہمیشہ اللہ کے رحم اور رحمت کے لئے دعا مانگنی چاہئے اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جو اس کے غضب کو دعوت دے۔

After forty days, the rain stopped. The water began to recede. Finally, by the order of Allah, the ship stopped at Mount Judi, which is said to be situated in today's Turkey. It is a dormant volcano and called Mount Ararat nowadays.

The story of Great Deluge tells us that if Allah Almighty is All-compassionate and All-merciful, He is also the Compeller and the Subduer. We should always pray for Allah's mercy and blessing and should never anything to induce His wrath.